Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۵ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ، یکم ہجرت ۱۳۵۰ہش، یکم مئی ۱۹۷۱ء	نمبر ۹۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۹ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ۲۹ شہادت کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔"

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سلیمان احمد صاحب طاہر اور جمیلہ لبشریٰ صاحبہ کراچی کو بتاریخ ۲۵ اپریل ۱۹۷۱ء بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر کراچی کی پوتی اور مکرم نسیم سیفی صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ کی نواسی ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

لاہور سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان کے برادر اکبر مکرم چوہدری نثار احمد صاحب شدید بیمار ہو گئے ہیں۔ آپ کو گردے اور بلڈ پریشر کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

سیرالیون کیلئے واقف ڈاکٹر کی روانگی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے غانا اور گیمبیا کے بعد اب سیرالیون کے لئے بھی ہمارے واقف ڈاکٹر روانہ ہونے شروع ہو گئے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر محمد اسلم جہانگیری صاحب ابن محترم مولوی محمد عرفان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد کو جو سیرالیون تشریف لے جا رہے ہیں بتاریخ ۲۳ اپریل ۱۹۷۱ء مانسہرہ کے احباب جماعت نے اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔

احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب اور ان کے اہل و عیال کو بخیریت سیرالیون پہنچائے اور ان کے لئے اہل افریقہ کی خدمت کے بہترین مواقع بہم پہنچائے۔ آمین۔

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں
(احاطہ پرائیویٹ سیکرٹری) ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

گناہ ایک زہر اور ہلاکت ہے مگر توبہ اور استغفار ایک تریاق ہے

اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے پیار کرتا ہے جو توبہ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پاک ہو جاویں

"دیکھو خدا تعالیٰ جیسا غفور اور رحیم کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ پر یقین کامل رکھو کہ وہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے اور بخش دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دنیا بھر میں کوئی گنہگار نہ رہے تو میں ایک اور امت پیدا کروں گا جو گناہ کرے اور میں اس کے گناہ بخش دوں۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام غفور ہے اور ایک رحیم۔ یاد رکھو کہ گناہ ایک زہر ہے اور ہلاکت ہے مگر توبہ اور استغفار ایک تریاق ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے پیار کرتا ہے جو توبہ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پاک ہو جاویں۔ خدا تعالیٰ نے ہر ایک شے میں ایک حکمت رکھی ہے اگر آدم گناہ کر کے توبہ نہ کرتا اور ا تعالیٰ کی طرف نہ جھکتا تو صفی اللہ کا لقب کہاں سے پاتا؟ اگر کوئی انسان ایسا اپنے آپ کو دیکھتا کہ جیسا ماں پیٹ سے نکلا ہے اور اپنے اندر کوئی گناہ نہ دیکھتا تو اس کے دل میں تکبر پیدا ہوتا جو تمام گناہوں سے بڑا گناہ ہے اور شیطان کا گناہ ہے۔ شیطان نے گھمنڈ کیا کہ میں نے کوئی گناہ نہیں کیا اسی واسطے وہ شیطان بن گناہ جو ان سے صادر ہوتا ہے وہ نفس کو توڑنے کے واسطے ہے جب انسان سے گناہ ہوتا ہے تو وہ بدی کا اقرار کرتا ہے اور اپنے عجز کو یقین کر کے خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے جس طرح مکھی کے دو پر ہیں کہ ایک زہر ہے اور دوسرے میں تریاق ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر تمہارے کھانے پینے کی چیز میں مکھی پڑے تو اپنا صرف ایک پر اس کے اندر ڈبوتی ہے جس میں زہر ہے پر تم اس کو نکالنے سے پہلے اس کا دوسرا پر بھی ڈبو لو وہ اس کے بالمقابل تریاق ہے۔ یہ مثال انسان کے گناہ اور توبہ کی ہے۔ اگر گناہ صادر ہو جاوے تو توبہ کرو کہ وہ اس واسطے تریاق ہے اور گناہ کے زہر کو دور کر دیتی ہے۔ عاجزی اور تضرع سے خدا تعالیٰ کے حضور میں جھکو تا کہ تم پر رحم کیا جاوے۔ اگر گناہ نہ ہوتا تو ترقی بھی نہ ہوتی۔ جو شخص جانتا ہے کہ میں نے گناہ کیا ہے اور اپنے آپ کو ملزم سمجھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے تب اس پر رحم کیا جاتا ہے اور وہ ترقی پکڑتا ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۸-۳۹)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم ہجرت ۱۳۵۰ ہش

تقوےٰ کی اہمیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو تقوےٰ پر اتنا زور دیا ہے تو اس کی یہی وجہ ہے کہ اسلام کا کوئی عمل اسلامی عمل نہیں کہلا سکتا جب تک اس کی بنیاد تقوےٰ پر نہ ہو یہی نہیں بلکہ خواہ کوئی عمل کتنا بھی دنیوی ہو جب اس کو تقوےٰ کے ساتھ کیا جائے گا تو یقیناً وہ اسلامی عمل بن جائے گا۔ مثلاً روزی کمانا ہے۔ بظاہر یہ خالص دنیوی عمل ہے۔ مگر روزی کمانے کے جو طریقے انسان اختیار کرتا ہے وہ اگر تقویٰ سے بجا لائے جائیں تو روزی کمانا بھی عبادت میں داخل ہوجاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام میں کسب حلال پر زور دیا گیا ہے۔

کسب حلال کے یہ معنی ہیں کہ جو کمائی کی جائے وہ خالص ان خداداد ذرائع سے کی جائے جو اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے پیدا کئے ہیں۔ مثلاً زراعت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان جو زراعت کے اصولوں پر کام کرتا ہے۔ اس کی محنت کا پھل اس کو مل جاتا ہے۔ خواہ وہ انسان کتنا ہی بداعمال کیوں نہ ہو خواہ وہ خدا کی ہستی پر ایمان بھی رکھتا ہو اس کو اس کی محنت کا پھل قانون قدرت کی رو سے حاصل ہو جاتا ہے۔ مگر اس میں بھی ایک مومن اور ایک دہریہ کی کمائی میں فرق ہوجاتا ہے۔ دہریہ تمام تر انحصار اپنی عقل پر رکھتا ہے اور وہ عقلی تدابیر استعمال کرتا ہے مگر ایک مومن عقلی تدابیر کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہے۔ پھر ایک مومن عقلی تدابیر کو بھی خداداد سمجھتا ہے کیونکہ عقل بھی تو اللہ تعالےٰ کا ہی عطیہ ہے۔ اس طرح ایک مومن کی کمائی کسب حلال کہلاتی ہے۔ مگر ایک دہریہ کی کمائی کسب حلال نہیں ہے کیونکہ اس کا بھروسہ خدا پر نہیں ہوتا اور وہ اپنی عقل کو اپنا خدا سمجھتا ہے ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ اس کی کمائی حرام ہے۔ مگر اس کو حلال بھی نہیں کہہ سکتے۔ صرف ایک مومن کی کمائی ہی جو اپنی عقل کو بھی خداداد سمجھتا ہے اور دعا بھی کرتا ہے یقیناً کسب حلال ہوتی ہے

کسب حلال کے دراصل یہ معنی بھی ہیں کہ جو کچھ کمائی کی جائے اس میں کسی دوسرے کا حق نہ مارا گیا ہو۔ ایک خداپرست انسان اپنی فصل میں غیر کی فصل کا ایک خوشہ ایک دانہ بھی نہیں ملائے گا۔ پھر ایک مومن اپنے کسب حلال سے مستحقین کا حصہ بھی نکالتا ہے۔ اگر فصل اس کی ضروریات سے فاضل ہے تو وہ فاضل حصہ ان لوگوں کو دے دیتا ہے جن کا حصہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں مقرر کیا ہے۔ مثلاً غریب رشتہ دار ہمسائے۔ مساکین۔ مسافر وغیرہ۔ مگر ایک دہریہ ان باتوں کو مدنظر نہیں رکھتا اگر وہ دوسرے لوگوں کو کچھ دیتا بھی ہے تو اس کی غرض اللہ تعالےٰ کی رضا پیدا کرنی نہیں ہوتی بلکہ محض جذباتی یا خودغرضی ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

”پہلا مرحلہ یہ ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کرے۔ میں اس وقت بڑے کاموں کی تفصیل بیان نہیں کر سکتا۔ قرآن شریف میں اوّل سے آخر تک اوامر اور نواہی اور احکام الٰہی کی تفصیل موجود ہے اور کئی سو شاخیں مختلف قسم کے احکام کی بیان کی ہیں۔ خلاصہ یہ کہتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کو ہرگز منظور نہیں کہ زمین پر فساد کریں۔ اللہ تعالےٰ دنیا پر وحدت پھیلانا چاہتا ہے۔ لیکن جو شخص اپنے بھائی کو رنج پہنچاتا ہے ظلم اور خیانت کرتا ہے وہ وحدت کا دشمن ہے جب تک یہ بدخیال دل سے دور نہ ہو کبھی ممکن نہیں کہ سچی وحدت پھیلے اس لئے اس مرحلہ کو سب سے اوّل رکھا۔ تقویٰ کیا ہے؟ ہر قسم کی بدی سے اپنے آپ کو بچانا۔ پس خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ ابرار کے لئے پہلا انعام شربت کافوری ہے اس شربت کے پینے سے دل بُرے کاموں سے ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔ اس کے بعد ان کے دلوں میں برائیوں اور بدیوں کے لئے تحریک اور جوش پیدا نہیں ہوتا۔“ (ملفوظات جلد ۸)

شانِ کجکلاہی

ترا کرم کبھی جھلکے گا جب نگاہوں میں
تو ہم بھی نام لکھا دیں گے عذر خواہوں میں

ہمارے ہاتھ سے سنور گیا اب نظامِ چمن
کہ انقلاب گرا ہے ہماری باہوں میں

وہاں تو آج سیاست گری کا دَور ہے گرم
کہاں ہیں سبحہ و زنّار خانقاہوں میں

ستم زدوں سے وہ دامن بچا کے چلتے ہیں
کہ جن کا درد بھی شامل ہے میری آہوں میں

جنہیں ہر ایک نے کل تک فقیر سمجھا تھا
وہ آج ہیں سرِ فہرست کجکلاہوں میں

ازل کا فیصلۂ جبر و قدر ٹھیک سہی
عجب لُطف مِلا ہے مجھے گناہوں میں

یہ بندگی ترا اک رقصِ رُوح ہی تو نہیں
کہ قہقہوں کی کھنک سی ہے تیری آہوں میں

مجھی کو پرتوِ حسنِ ازل سمجھ لیجے
کہ میں رہا ہوں بہت دیر جلوہ گاہوں میں

وفورِ جذبِ بلانوشی نسیم نہ پوچھ
اُبل رہے ہیں سُبو میکدے کی راہوں میں

(نسیم سیفی)

اولاد کی تربیت

اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے آپ الفضل ایسے دینی اخبار کا پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا مستقل سامان کر سکتے ہیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"لیپ فارورڈ" پروگرام اور اس کی عظمت و اہمیت

(مکرم اخوند فیاض احمد صاحب لاہور)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حالیہ دورہ مغربی افریقہ کے بعد ایک خاص پروگرام کا اعلان فرمایا جس کا نام حضور ایدہ اللہ نے

LEAP-FORWARD PROGRAMME.

مقرر فرمایا ہے۔ اگرچہ اس پروگرام کے تحت فوری طور پر مغربی افریقہ کے ممالک میں متعدد نئے طبی اور تعلیمی مراکز کا اہتمام کیا جائے گا۔ لیکن درحقیقت یہ عظیم الشان پروگرام خاص الٰہی منشاء اور تقدیر کے ماتحت بہت سے محیر العقول اور معجزانہ رنگ میں عنقریب ظاہر ہونے والے واقعات اور انقلابات کا موجب بننے والا ہے۔ چنانچہ ان امور کی طرف ہمیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذیل کے کلمات سے راہ نمائی حاصل ہوتی ہے۔ جو حضور نے جماعتِ احمدیہ کو مخاطب کر کے فرمائے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہو رہے ہیں ان کے حاصل کرنیکا دروازہ آپ کے لئے کھلا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا موقعہ آپ کو دے دیا ہے۔ آپ اس کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کو حاصل کریں اور اس کے پیار اور اس کی رضا کے وارث بنیں۔"

(الفضل ۲۲ جولائی ۱۹۷۰ء)

حضور کے جاری فرمودہ "لیپ فارورڈ پروگرام" کے ذریعہ خاص الٰہی فضلوں اور رحمتوں کے عام ہونے کی طرف اشارہ اس امر میں بھی پایا جاتا ہے کہ حضور نے جو فنڈ اس پروگرام کو جاری رکھنے کے لئے فوری طور پر قائم فرمایا ہے اس کا نام

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

رکھا ہے۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس عظیم الشان الہامی پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے جو فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایتِ اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان (یعنی خاندان سادات۔ ناقل) کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے۔ دُنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے۔۔۔ میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے۔" (تریاق القلوب)

۱۹۷۰ء میں دورۂ مغربی افریقہ سے قبل ۱۹۶۷ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متعدد یورپین ممالک کا دورہ فرمایا تھا۔ حضور کے دورۂ یورپ کی ایک غرض ڈنمارک کے دارالسلطنت کوپن ہیگن میں

"مسجد نصرت جہاں"

کا افتتاح فرمانا تھی۔ غرض ۱۹۶۷ء میں حضور کا دورۂ یورپ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس عظیم الشان پیشگوئی کی طرف اشارہ کرتا ہے جو کتاب "تریاق القلوب" میں درج ہے اور جس کا اقتباس اُوپر نقل کیا گیا ہے۔

گزشتہ دورۂ یورپ کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے برطانیہ کے دارالسلطنت لندن میں ایک جلسہ میں وہ پُر شوکت تقریر فرمائی جس میں اقوامِ مغرب کو آئندہ جلد آنے والی تباہیوں کے متعلق انذار فرمایا اور اس کے ساتھ اسلام کے خاص غلبہ کی بشارت دی۔ حضور کا یہ پیغام نہایت وسیع پیمانے پر شائع ہو چکا ہے۔

حضور نے اپنے اس کلام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل پیشگوئی کو دوہرایا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عظیم الشان اخبارِ غیب پر مشتمل ہے:۔

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے ۔۔۔ میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا۔ اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر توانا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کو فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنے خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے ۔۔۔۔ نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔۔۔۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ دن قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔"

(اشتہار ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء)

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے الفاظ جو ۱۹۶۷ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازسرِنو یورپ کے فرزانوں کو پڑھ کر سنائے تھے کہ:۔

"وہ دن قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔"

تین ہی سال کے اندر ایک عظیم الشان معجزہ اور نشانِ آسمانی بن کر سرزمین افریقہ کے بیابانوں اور "تاریک براعظم" کے لاکھوں باشندوں کی زبان سے کلمۂ توحید کے اقرار کی صورت میں ظاہر ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے اپنے الفاظ ہیں:۔

"اب اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت اور جلال اور حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے جو جلوے مجھے اور میرے ساتھیوں کو مغربی افریقہ میں دکھائے ان کا بیان الفاظ میں ممکن نہیں ہے۔"

(بحوالہ "خالد" دورہ مغربی افریقہ نمبر)

پس افریقہ کے باشندوں کا خدا کے مقرر کردہ خلیفۂ راشد کے حضور والہانہ اظہار ایمان اور عقیدت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق یقیناً اس امر کی عظیم الشان علامت ہے کہ اب

"وہ دن قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید ۔۔۔ ملکوں میں پھیلے گی۔"

چنانچہ سیرالیون میں "مسلم کانگرس" کے استقبالیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو خطاب فرمایا اس میں پھر ساری دنیا میں اسلام کے جلد غلبہ کی پیشگوئی نہایت پُرشوکت الفاظ میں فرمائی۔ حضور کے اس خطاب کے متعلق نامہ نگار کی رپورٹ کا اقتباس درج ذیل ہے:۔

"حضرت اقدس نے بڑے جلال سے بلند آواز کے ساتھ ایک اعلان کیا۔ حضور کی آواز بجلی کی طرح کڑکی اور جسم و جان میں سرایت کر گئی حضور نے فرمایا میں آپ کو پوری قوت سے بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کے غلبہ کا عظیم دن طلوع ہو چکا ہے دُنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی۔ احمدیت فتحمند ہو کر رہے گی۔ انشاء اللہ آئندہ پچیس سال کے اندر اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔۔۔

میں نے ۱۹۶۷ء کے دورے کے وقت یورپ کو خبردار کیا تھا کہ اپنے خالق کی طرف لوٹ کر آؤ۔ ورنہ مٹ جانے کے لئے تیار ہو جاؤ ۔۔۔۔ فتح مکہ سے ایک سال پہلے کون کہہ سکتا تھا کہ مسلمان مکہ کو فتح کر لیں گے۔ لیکن یہ بظاہر انہونی ہو کر رہی۔ اسی طرح ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اسلام کی آخری فتح کے دن بہت قریب ہیں۔" (الفضل ۱۲ جون ۱۹۷۰ء)

غرض حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ افریقہ اور حضور کے جاری فرمودہ

لیپ فارورڈ پروگرام

کا تعلق محض افریقی ممالک سے ہی نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اور خود حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب سے واضح ہے کہ اس عظیم الشان پروگرام کا اصل تعلق تمام دُنیا میں جلد ظاہر ہونے والے غلبۂ اسلام کے ساتھ ہے۔

اس امر کی تصدیق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پیشگوئیوں سے بھی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے الہاماً حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یہ صفات فرمائی تھیں۔

"وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

ان عظیم الشان صفات کے ماتحت افریقہ کے "تاریک براعظم" میں بسنے والی قوموں کو صدیوں کی جہالت اور عیسائیت کی یورش سے نجات دلانے اور خدا تعالیٰ کی سچی توحید اور اسلام کی زندگی بخش تعلیم سے بہرہ ور کرنے کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے وہاں تبلیغ اسلام کا آغاز فرمایا تھا۔ آپؓ افریقن ممالک کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"خدا نے ان افریقن ممالک کو احمدیت کے لئے محفوظ رکھا ہوا ہے اور اسلام کی ترقی کے ساتھ ان کا نہایت گہرا تعلق ہے۔"

آپ نے افریقن ممالک میں تبلیغ اسلام کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں کے باشندوں میں حقیقی اسلام کا تعارف اور استحکام۔

"نہ صرف ان لوگوں کی زندگی کا باعث ہوگا بلکہ ساری دُنیا کو زندہ کرنے کا ذریعہ بن جائے گا۔"

(خطاب ۱۸ فروری ۱۹۴۵ء مطبوعہ الفضل ۸ فروری ۱۹۷۱ء)

پس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورۂ مغربی افریقہ بحیثیت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد آنے والے خلیفہ کے دراصل حضرت مصلح موعودؓ کے مشن کو جاری رکھنے کا موجب ہے اور حضور کا جاری کردہ۔

"لیپ فارورڈ پروگرام"

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق اس عظیم الشان الہام الٰہی کی صداقت کو اب بھی ظاہر کر رہا ہے کہ

"وہ جلد جلد بڑھے گا"

اوپر یہ واضح کیا گیا ہے کہ افریقہ میں اسلام کے قیام و استحکام کا تمام دنیا میں اسلام و احمدیت کی ترقی اور غلبہ اور دُنیا میں عیسائیت کی آخری شکست کے ساتھ نہایت گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"یہ جنگ جو ہم نے عیسائیت سے لڑنی ہے اس کا فیصلہ افریقہ میں ہوگا۔ کیونکہ اگر آج ہم افریقہ سے عیسائیت کو نکال دیں تو پھر ان کے لئے یہ بڑا ہی مشکل ہے۔ سپین یا جنوبی امریکہ میں اس طرح اکٹھے ہو جانا اور counter attack کے لئے جمع ہو جانا کہ جس میں انہیں کامیابی کی اُمید ہو۔"

(الفضل ۲۰ اگست ۱۹۷۰ء)

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشوف والہامات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی یعنی یورپین ممالک میں احمدیت کے اثر و نفوذ کے آغاز کے ساتھ مخالفین احمدیت کو بھی ان کی مخالفانہ کوششوں میں شکست نصیب ہوگی۔ چنانچہ الحکم جلد ۵ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل کشف والہام شائع ہو چکا ہے:۔

"۲۸ اگست ۱۹۰۱ء کی صبح کو حضرت نے فرمایا کہ ہمارے مخالف دو قسم کے لوگ ہیں۔ ایک تو مسلمان مُلّا مولوی وغیرہ۔ دوسرے عیسائی انگریز وغیرہ دونوں اس مخالفت اور اسلام پر ناجائز حملے کرنے میں زیادتی کرتے ہیں آج ہمیں ان دونوں قوموں کے متعلق ایک نظارہ دکھایا گیا اور الہام کی صورت پیدا ہوئی مگر اچھی طرح یاد نہیں رہا۔ انگریزوں وغیرہ کے متعلق اس طرح سے تھا کہ ان میں بہت لوگ ہیں جو سچائی کی قدر کریں گے اور مُلّا مولویوں کے متعلق یہ تھا کہ ان میں سے اکثر کی قوت مسلوب ہوگئی ہے۔"

(بحوالہ تذکرہ طبع دوم صفحہ ۴۲۳)

غرض سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے الٰہی مشیت کے ماتحت عظیم الشان "لیپ فارورڈ پروگرام" کا اجراء درحقیقت بہت سی الٰہی تقدیروں کا مظہر ہے اور انشاء اللہ جلد جلد دنیا میں ایسے حیرت انگیز انقلاب رونما ہوتے چلے جائیں گے جو مخالفِ اسلام قوتوں کے زوال اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور شوکت اور عظمت کے تمام دنیا میں قیام و استحکام کا موجب بنتے چلے جائیں گے ؎

دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ میں اب جلد لہرانے کے دن
اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

(حضرت مسیح موعودؑ)

درخواست دُعا

محترم محمد اسماعیل صاحب آف سرگودھا بیمار ہیں اور آجکل فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

تمام برائیوں کی جڑ ——— بدظنی

(سُلطان احمد پیرکوٹی)

(۲)

قرآن کریم میں سورہ کہف کے آخر میں جو حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اس کی متعدد تفاسیر کی گئی ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ قصہ بھی اسی قسم کا ہے۔ (البدر ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء) ایک روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کسی نے دریافت کیا کہ کیا آپ سے بھی بڑھ کر کوئی عالم ہے تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی کی اور ایسا نہیں اس شخص (خضر علیہ السلام) کا پتہ دیا جو ان سے بڑھ کر عالم تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے پاس گئے اور ان سے اس غرض سے ساتھ چلنے کی اجازت چاہی کہ جو علم انہیں عطا ہوا ہے اس میں سے کچھ رشد و ہدایت کی باتیں وہ بھی سیکھ سکیں تو اس شخص نے کہا

اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا وَکَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ بِہٖ خُبْرًا

تو میرے ساتھ رہ کر ہرگز صبر نہیں کر سکے گا اور جس بات کے علم کا تو نے احاطہ نہیں کیا اس پر تو صبر کر بھی کیونکر سکتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زیادہ اصرار کیا تو اس نے کہا

اِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْئَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰی اُحْدِثَ لَکَ مِنْہُ ذِکْرًا

اس بزرگ نے کہا کہ اچھا اگر تو میرے ساتھ چلے تو کسی چیز کے متعلق جب تک کہ میں اس کے متعلق تجھ سے ذکر کرنے میں پہل نہ کروں مجھ سے سوال مت کیجئیو۔

لیکن جلد ہی صبر کی طاقت نہ رکھنے کی وجہ سے اس وعدہ کا ایفاء نہ کر سکے آپ کو علیحدہ ہونا پڑا اور یہ تسلیم کرنا پڑا کہ جو علم حضرت خضر علیہ السلام کو دیا گیا ہے وہ انہیں نہیں دیا گیا۔

ان دونوں واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ بدظنی ایک خطرناک زہر ہے جسے کھا لینے کے بعد کوئی عالم ہو یا جاہل۔ غریب ہو یا امیر۔ مومن ہو یا کافر ہلاکت سے بچ نہیں سکتا۔ یہ تصرف فی العباد ہے جو نہایت نازک امر ہے اس سے حبطِ اعمال ہوتا ہے اور اس نے زمانہ ماسبق میں بہت سی قوموں کو ہلاک اور تباہ کر دیا ہے دراصل علم خدا تعالیٰ کی دین ہے وہ جسے چاہتا ہے اور جس قدر چاہتا ہے دیتا ہے کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ صرف اسی نے سب اشیاء کے علم پر احاطہ کیا ہے دوسرے اس سے محروم ہیں۔ بدظنی سے بچانے کے لئے ہر شخص اپنے بھائی کی مدد کر سکتا ہے اور اس طرح کہ وہ کوئی ایسی بات یا حرکت نہ کرے جسے سن کر یا دیکھ کر اس کا دوسرا بھائی اس پر بدظنی کر سکے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے یہ بات ثابت ہے چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ حضرت ام المومنین صفیہ بنت حییؓ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُعْتَکِفًا فَاَتَیْتُہٗ اَزُوْرُہٗ لَیْلًا فَحَدَّثْتُہٗ ثُمَّ قُمْتُ لِاَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِیَ لِیَقْلِبَنِیْ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَلَمَّا رَاٰیَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رِسْلِکُمَا اِنَّہَا صَفِیَّۃُ بِنْتُ حُیَیٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ فِی ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَی الدَّمِ وَاِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یَّقْذِفَ فِیْ قُلُوْبِکُمَا شَیْئًا

(متفق علیہ)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک سال مسجد میں اعتکاف بیٹھے اور میں آپ کی ملاقات کیلئے گئی۔ میں نے تھوڑی دیر تک آپ سے باتیں کیں اس کے بعد واپس آنے کے لئے اٹھی تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی مجھے گھر پہنچانے کے لئے میرے ساتھ ہی اُٹھے ہم دونوں چلے آ رہے تھے کہ انصار میں سے دو آدمی ہمارے پاس سے گذرے جب انہوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو جلد جلد چلنے لگے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہرو یہ صفیہؓ بنت حییؓ ہیں۔ ان دونوں نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے متعلق بدگمانی کر سکتے ہیں؟ اس پر آپ نے فرمایا شیطان خون کی طرح انسان کے بدن میں چلتا ہے اس لئے مجھے ڈر ہوا

کہ شاید وہ تمہارے دلوں میں وسوسہ ڈالے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس اسوہ حسنہ پر اگر مسلمان عمل کریں۔ تو بدظنی کی زہرناک مرض سے ایک حد تک محفوظ رہا جا سکتا ہے کوشش کی جائے۔ کہ اول تو کسی سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جس سے بدظنی پیدا ہو اور اگر کوئی ایسا فعل ہو بھی جائے جس سے بدظنی پیدا ہونے کا امکان ہو تو فوری طور پر اس کی وضاحت کر دینی چاہیئے۔ تا اگر دوسرے کے دل میں بدظنی پیدا ہونے کا خطرہ ہو تو دور ہو جائے۔

اگر ہر شخص خدائے تعالےٰ کی صفتِ علیم کو ذہن میں رکھے تو بدظنی سے وہ محفوظ رہ سکتا ہے قرآن کریم میں جہاں جہاں بدظنی سے بچنے کی ہدایت کی گئی ہے وہاں خدائے تعالےٰ کی صفت علیم کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے مثلاً سورہ یونس میں جہاں اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا کہ

اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا

وہاں ساتھ ہی یہ فرمایا کہ

اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ بِمَا یَفْعَلُوْنَ

جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں اللہ انہیں خوب جانتا ہے۔

سورہ النجم میں جہاں یہ الفاظ آئے ہیں۔ وہاں اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ وَ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اھْتَدٰی

تیرا رب یقیناً اس شخص کو خوب جانتا ہے جو اس کے راستہ سے بھٹک جاتا ہے اور اس کو بھی خوب جانتا ہے جو سیدھے راستہ کو اختیار کرتا ہے۔

سورہ الحجرات میں جس آیت میں بدظنی سے اجتناب کی ہدایت کی گئی ہے اس سے دوسری آیت میں

اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ

کے الفاظ بیان کئے گئے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ یقیناً بہت علم رکھنے والا اور بہت خبر رکھنے والا ہے۔ ان سب جگہوں میں خدا تعالیٰ کی صفتِ علیم کا ذکر بے معنی نہیں بلکہ اس میں اللہ تعالےٰ نے بدظنی کا علاج بتایا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم میری صفت علیم پر یقین رکھو اور ہر وقت اسے اپنے ذہن میں مستحضر رکھو تو تم بدظنی کی زہرناک مرض سے محفوظ رہو گے کیونکہ جب انسان یہ سمجھ لے کہ خدا تعالےٰ ہی علیم ہے اسی کا علم سب اشیاء پر محیط ہے اور انسان کا علم محدود اور ناقص ہے تو وہ کسی چیز کے متعلق فوراً کوئی حتمی رائے قائم نہیں کرے گا۔ بلکہ اگر وہ کوئی ایسی بات سنے گا۔ جس کا اُسے علم نہیں تو وہ بجائے بدظنی کرنے کے صبر سے نتائج کا انتظار کرے گا اور سمجھے گا کہ شاید خدا تعالےٰ کے علم میں یہ بات اسی طرح درست ہو جو میں نے سنی ہے۔ اس لئے مجھے اس کے متعلق کوئی فتوےٰ نہیں دینا چاہیئے۔

سورہ حجرات کی جس آیت میں بدظنی سے اجتناب کرنے کے لئے حکم صادر کیا گیا ہے اس کے آخر میں اللہ تعالےٰ کی صفات تواب الرحیم کا ذکر کیا گیا ہے یعنی اللہ تعالےٰ بہت ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اس میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ انسان چونکہ مرکب من الخطاء والنسیان ہے اس لئے باوجود پوری احتیاط کے وہ کسی وقت بدظنی کا شکار ہو سکتا ہے اگر ایسا ہو تو اسے مایوس نہیں ہونا چاہیئے بلکہ خدا تعالےٰ کے سامنے جھکنا چاہیئے اور اس سے متضرعانہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اے میرے تواب اور رحیم خدا! یہ ٹھیک ہے کہ مجھ سے یہ گناہ صادر ہو گیا ہے لیکن تو بہت ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اس لئے میں تیری بارگاہ میں حاضر ہو کر تجھ سے یہ التجا کرتا ہوں کہ تو مجھے اس مہلک مرض کے برے اثرات سے بچا لے اور اپنے غضب کے جہنم سے محفوظ و مصئون رکھ۔ اگر وہ نسخہ پر عمل کرے گا تو وہ یقیناً بدظنی کے نتیجہ میں وارد ہونے والی ہلاکت سے محفوظ رہے گا اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس خطرناک مرض اور اس کے بد اثرات سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کا ضروری اعلامیہ بابت سال ۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمی تصانیف پر پانچ ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقعہ پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اسی سکیم کی ترغیب کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ایک ایک ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آ جائیں۔

پہلا انعام بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالےٰ۔ صفاتِ الٰہیہ۔ ضرورت نبوت معیار شناخت نبوت۔ دعا۔ قضاء و قدر۔ بعث بعد الموت بہشت و دوزخ، معجزات۔ ضرورت شریعت وغیرہ۔

دوسرا انعام اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو

تیسرا انعام تاریخ مذہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام۔ کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخ احمدیت۔ صحابہ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ

چوتھا انعام: اسلامی اقتصادیات مثلاً بنکنگ اور سود، نظام بیمہ۔ لیبر اور متعلقہ مسائل۔ تجارتی کمپنیوں کا نظام، انڈسٹری، بین الاقوامی تجارت اور ان مضامین پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا) کسی دنیوی علم کی تنقید کہ اسے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ

پانچواں انعام کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو

شرائط

(۱) یہ انعام ہر سال دیا جائیگا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا

(۲) مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جا سکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔

(۳) یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا

(۴) یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

(۵) پرانی کتب زیر غور نہ آئیں گی۔

(۶) انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس معیار پر اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کریگا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کریگا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اسکے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی

(۷) ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اترے تو اس سال انعام نہ دیا جائیگا۔

(۸) انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا لیکن انعام مقالے یا تصنیف کے کسی حصہ کو بصورت اقتباس شائع کرنے کا فضل عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضل عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائیگا مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں

(۸ الف) اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیر غور ہو۔ اور مصنف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائلٹی ادا کی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کر سکتا ہے۔ یعنی رائلٹی دے کر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں۔

(۸۔ ب) اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کر سکتا ہو اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کرے گا

(۹) مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر سے استصواب کر لے۔

۱۰۔ اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا۔ صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اسکے بارے میں اس کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا

نوٹ: انعامی مقابلہ میں مقالہ جات بھجوانے والے دوست یہ بھی وضاحت فرما دیں کہ ان کا مقالہ کون سے انعام (پہلے یا دوسرے وغیرہ) کی کس شق میں آتا ہے؟

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائیے

بطور یاد دہانی ایک دفعہ پھر یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے چندہ جات کی تمام رقوم چیک۔ ڈرافٹ۔ پوسٹل آرڈر وغیرہ افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام بھجوائے جائیں۔ اور اسکی اطلاع سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ کو دی جائے۔ البتہ ہر قسم کی خط و کتابت سیکرٹری کے نام ہونی چاہیئے۔

سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ

خدام الاحمدیہ کی اٹھارہویں مرکزی تربیتی کلاس

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالے عنہ نے خدام الاحمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"ہر خدام الاحمدیہ کی جماعت میں سے ایک ایک نمائندہ قرآن کریم کے اس درس میں شامل ہونے کے لئے بلوایا جائے تاکہ وہ اور لوگوں کو اپنی جماعت میں تعلیم دے سکیں۔ میں ابھی یہ نہیں کہتا کہ جبراً ہر جماعت میں سے ایک ایک نمائندہ بلوایا جائے مگر میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ مرکز کو اتنی کوشش ضرور کرنی چاہئے جو جبر کے قریب قریب ہو۔ گویا جبر بھی نہ ہو اور معمولی کوشش بھی نہ ہو۔ بلکہ پوری کوشش کی جائے کہ ہر جماعت کے نمائندے قادیان بلوائے جائیں۔ اوران کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھایا جائے۔ اس غرض کے لئے ہر سال ایک ماہ کی مدت کافی ہے۔

اس ایک مہینہ میں باہر سے آنے والے نمائندگان کو پڑھانے کے لئے چوٹی کے علماء مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ اور خدام الاحمدیہ اگر چاہیں تو اس ماہ میں مجھ سے بھی مدد لے سکتے ہیں۔ پھر اس ایک ماہ کے درس کے لئے انہیں اپنی جماعت کے چوٹی کے عالم دے دئے جائیں گے جو آنے والوں کو قرآن کریم پڑھا دیں گے۔ یہ ضروری نہیں کہ پہلے سال میں انہیں قرآن کریم کا مکمل ترجمہ پڑھا دیا جائے۔ اگر ایک ماہ میں دس یا پندرہ سیپارے بھی پڑھا دیئے جائیں تو اگلے ایک یا دو سالوں میں وہ سارا ترجمہ پڑھ سکتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالے کے فضل سے دو تین سال کے اندر اندر ہر جماعت میں ایسے آدمی پیدا ہو جائیں گے جو قرآن کریم کو اچھی طرح جانتے ہوں گے اور دوسروں کو بھی قرآن کریم پڑھا سکیں گے۔ قرآن کریم کے ترجمہ اور اس کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے کسی قدر صرف و نحو کی بھی ضرورت ہوا کرتی ہے اس غرض کے لئے ایک کورس مقرر کیا جائے گا تاکہ وہ صرف و نحو سے بھی واقف ہو جائیں۔ ممکن ہے صرف و نحو کے اس کورس کی وجہ سے قرآن کریم کا ترجمہ زیادہ نہ پڑھا جا سکے۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آئندہ سالوں میں صرف و نحو جاننے کی وجہ سے زیادہ عمدگی سے قرآن کریم کا لفظی ترجمہ سمجھ سکیں گے۔ اور زیادہ عمدگی سے دوسروں کو پڑھا سکیں گے۔ جب تک تھوڑی بہت صرف و نحو نہ آتی ہو اس وقت تک دوسروں کو پڑھانا آسان نہیں بلکہ مشکل ہوتا ہے۔"

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اس سال یہ تربیتی کلاس ۲۸ ہجرت تا ۱۱ احسان ۱۳۵۰ھش (۲۸ مئی ۱۹۷۱ء تا ۱۱ جون ۱۹۷۱ء) ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ قائدین اضلاع کوشش فرمائیں کہ ان کی ہر مجلس کی نمائندگی اس کلاس میں ہو اور نمائندے ذمہ دار ہونا چاہئیں تا وہ اپنی اپنی مجلس میں جا کر قرآن کریم کا درس جاری کر سکیں۔ اللہ تعالے آپ کے ساتھ ہو۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضروری اعلان

اپریل ۱۹۷۱ء کے بل ایجنٹ صاحبان خدمت میں بھجوا دیئے گئے۔ براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم ۱۰ مئی تک ضرور بھجوا دیں۔ ورنہ دفتر ہذا مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا۔

(منیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

مظفرگڑھ میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ

یوم مصلح موعودؓ مورخہ ۲/۲۱ کو بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ مظفرگڑھ بمقام مسجد احمدیہ مظفرگڑھ زیر صدارت سید ظہور احمد شاہ صاحب منیجر زرعی بنک مظفرگڑھ منایا گیا۔ پہلے تلاوت قرآن کریم کی گئی اور نظم پڑھی گئی اس کے بعد چار تقاریر ہوئیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی دربارہ مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ اور وضاحت کی گئی کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہیں۔ تقاریر کرنے والوں میں محترم محمد شریف صاحب پروفیسر اور محترم ناصر احمد صاحب باجوہ انسپکٹر زراعت اور خاکسار شامل ہیں۔ اختتامی تقریر جناب صدر جلسہ سید ظہور احمد شاہ صاحب نے فرمائی اس کے بعد دعا پر اجلاس ختم ہوا۔ اور بچوں اور احباب میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

الراقم غلام احمد سیکرٹری مال
جماعت احمدیہ مظفرگڑھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان نکاح

۱۲/اپریل ۱۹۷۱ء کو قبل نماز جمعہ مسجد نور راولپنڈی میں مکرم ملک عبدالغنی صاحب نے میرے صاحبزادے عزیزم چوہدری محمد اشرف ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ عزیزہ رضیہ سلطانہ سیٹھی ایم اے۔ بی ایڈ بنت مکرم کرم الٰہی صاحب سیٹھی بعوض مبلغ پانچ ہزار روپے مہر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالے یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(چوہدری فضل احمد چک ۱۸۵ R.B ضلع لائلپور)

دعائے مغفرت

(۱) میرا لڑکا عزیز خادم حسین بقضائے الٰہی وفات پا گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

محمد اشرف چک نمبر ۲۰ ضلع گجرات

(۲) میرے والد عنایت اللہ صاحب بٹ ولد نظام الدین ٹھیکیدار آف لوری والا تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۱۲/۳ کو صبح ۹ بجے بعمر ۶۰ سال اچانک دل کا دورہ پڑنے سے رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

آج سے ۲۴ سال قبل ہماری والدہ صاحبہ انتقال کر گئیں۔ اس وقت ہم ۳ بھائی اور ۳ بہنیں چھوٹے چھوٹے تھے آپ نے ہماری خاطر دوسری شادی نہ کی اور ہمیں ناز و نعمت سے پالا۔ آپ نمازوں کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ کسی کا دل نہ دکھاتے۔ رشتہ دار اور کیا غیر رشتہ دار سب کے ساتھ محبت اور نرمی سے پیش آتے ہر ایک کی دلجوئی فرماتے اور ضرورت کے مطابق مدد فرماتے۔ ہر ایک کو نمازوں اور قرآن پاک کے پڑھنے کی تلقین فرماتے۔ آپ احمدیت کے شیدائی، عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور عاشق قرآن تھے۔

آپ نے چالیس سال تک بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دی ہے۔ آپ نے یہ خدمت بالکل بے لوث سرانجام دی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالے ہمارے والد صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب سے نوازے نیز ہم کو ان کی ۴۰ سالہ جاری کردہ قرآن شریف کلاس کو ہمیشہ جاری رکھنے اور ان کے نقش قدم پر گامزن رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (بشارت احمد بٹ سٹینوگرافر گلبرگ لاہور)

ماہ بماہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال آمد ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا اجلاس عام

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے اپنا ماہانہ اجلاس عام مورخہ ۱۶ ماہ شہادت بروز جمعہ بعد نماز مغرب ایوان محمود میں منعقد کیا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد خاکسار نے خدام سے عہد دہروایا۔ اس کے بعد محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق سابق امام مسجد لندن نے "ہسپانیہ میں اسلامی دور حکومت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہسپانیہ میں اسلامی دور حکومت اپنی نوعیت کے لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل تھا۔ مسلمان قوم اس وقت جوان تھی اور اس کی سطوت و جبروت کے نقارے چار دانگ عالم میں تھے۔ اور یہ وہ زمانہ تھا جب کسی قوم کو مسلمانوں کی طرف نظر بد سے دیکھنے کی جرأت نہ تھی۔ مسلسل آٹھ سو سال تک مسلمانوں نے اس علاقہ کو زیر نگیں رکھا۔ علاوہ ازیں ترقیات کے مسلمانوں نے سائنس اور فن تعمیرات کو خاص طور پر اجاگر کیا۔ اس کے بعد مکرم امام صاحب نے اپنے پروجیکٹر کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ سپین کی مووی فلم دکھائی۔ حضور کے مشاغل کے علاوہ آپ نے مسلمانوں کی اس عظمت پارینہ کے چیدہ چیدہ مناظر بھی دکھائے۔ جس سے ذہنوں میں ایک نئی قسم کی روشنی اور جلا پیدا ہوئی۔ مرور زمانہ کے باوجود "الحمراء" اور دیگر عمارتوں کی عظمت اور بھی نمایاں ہو جاتی تھی جب اس میں جری اللہ فی حلل الانبیاء کے خلیفہ ثالث حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنفس نفیس چلتے پھرتے تصاویر لیتے نظر آتے تھے۔ ایک طرف اسلام کی عظمت رفتہ کے مناظر اور دوسری طرف خدا کے شیر کی موجودگی نے ذہنوں میں ایک عجیب کیفیت پیدا کر دی۔ اس کے بعد مکرم امام صاحب نے جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۶۵ء کی فلم دکھائی جس میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی تشریف آوری اور مختلف مواقع پر احباب جماعت سے خطابات اور ملاقات کے مناظر دکھائے گئے جس سے خدام بہت محظوظ ہوئے۔

تیسری فلم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ انگلستان ۱۹۷۰ء کی تھی جس میں حضور کے استقبال اور مختلف مواقع پر انگلستان کے اکابرین اور احباب جماعت سے ملاقات کے مناظر دکھائے گئے۔ اسی فلم میں حضور کی اس معرکۃ الآراء تقریر کا نظارہ بھی دکھایا گیا۔ جس میں حضور نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے قیام کا پہلی مرتبہ اعلان فرمایا۔ تصاویر کا کچھ حصہ لندن کے مختلف مناظر پر مشتمل تھا۔ یہ مناظر انگریز قوم کی ترقی اور مضبوطی کی غمازی کر رہے تھے۔

اس دلچسپ پروگرام کے بعد خاکسار نے مجلس مقامی کی طرف سے مکرم امام بشیر احمد خان صاحب رفیق کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اپنا قیمتی وقت خرچ کر کے خدام کو ایمان افروز مناظر سے محظوظ فرمایا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اور اجلاس رات ساڑھے ۹ بجے برخاست ہوا۔

مبارک مصلح الدین احمد
مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ ربوہ

دعائے مغفرت

میرے چچا مکرم بشارت احمد صاحب سکنہ پلیسر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات مورخہ ۲۶ اور ۲۷ اپریل کو موٹر کے ایک حادثہ میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں لے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(افتخار احمد دارالرحمت شرقی ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ مکرم جناب چوہدری عطا محمد صاحب ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول لاہور چھاؤنی چند یوم سے بعارضہ بیماری معدہ شدید طور پر بیمار ہیں۔ اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے ان کی کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی زعیم انصار اللہ لاہور چھاؤنی)

۲۔ خاکسار کے چچا مکرم حاجی چوہدری غلام محمد صاحب نمبردار آف نتھرانوالی ضلع

خدا تعالیٰ سے ثواب حاصل کرنے کا موقعہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

۱۔ "اس خدا کا ہزار ہزار شکر ہے جو اپنے بندوں کا کام خود کرتا ہے۔ مگر اجر اور ثواب ان کے اعمال نامہ میں لکھ دیتا ہے۔"

۲۔ "پس ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ غیر ممالک میں مساجد کے قیام کی اہمیت کو سمجھے اور اس کے لئے ہر ممکن جدوجہد اور قربانی کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کرے۔"

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشادات کے پیش نظر اکناف عالم میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس وقت سلسلہ کو چونکہ بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے۔ تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

(افسر امانت صدر انجمن احمدیہ)

فوری ضرورت

تحریک جدید کی اسٹیٹس واقعہ حیدر آباد ڈویژن (سندھ) میں چند منشیوں کی فوری ضرورت ہے جو زمینداری کام سے شغف رکھتے ہوں۔ تنخواہ -/۹۰ روپے کے علاوہ -/۱۰ روپے خدمت الاؤنس۔ اور ایک من غلہ ماہوار دیا جائے گا۔ خواہشمند نوجوان اپنی درخواستیں مع اپنے کوائف امیر یا پریذیڈنٹ صاحب جماعت کی سفارش کے ساتھ دفتر ہذا میں ارسال فرما دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

گوجرانوالہ کی بڑی بہو ہمشیرہ نذیر بیگم صاحبہ بعارضہ کینسر پانچ چھ ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ کافی علاج کے باوجود اب تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (مسعود احمد سوہادی - ربوہ)

۳۔ حسب سابق امسال بھی جماعت کے بہت سے بچے اور بچیاں میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے اور اس تعلیم کو ان کے لئے جماعت اور قوم کے مفید بابرکت بنائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کفار کی مثال ریوڑ کے جانوروں سے دی ہے

حق کی آواز تو ان کے کانوں میں پڑتی ہے لیکن وہ اسکی حقیقت کو نہیں سمجھتے اور اپنی پرانی ڈگر پر چلتے چلے جاتے ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَّنِدَاءً صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"زیر تفسیر آیت ایک تمثیل مرکب ہے جس میں حذف مضاف سے کام لیا گیا ہے اور داعی کا لفظ اس میں محذوف ہے۔ یعنی اصل عبارت یوں ہے کہ مَثَلُ دَاعِي الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو کفار کے داعی ہیں۔ آپ کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو جانوروں کو اپنی طرف بلانے کے لئے آواز دیتا ہے مگر وہ جانور اس کی آواز کے سوا کچھ نہیں سنتے گویا یہ کفار بھی رات اور دن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام سنتے ہیں اور صبح و شام انہیں وحی الٰہی سنائی جاتی ہے ہر وقت ان کے کانوں میں نیکی اور تقویٰ اور خدا ترسی کی باتیں ڈالی جاتی ہیں مگر یہ لوگ جانوروں کی طرح الفاظ تو سنتے ہیں اور آواز تو ان کے کانوں میں پڑتی ہے لیکن اس کی حقیقت کو نہیں سمجھتے اور اپنی پرانی ڈگر پر چلتے چلے جاتے ہیں۔

اس تمثیل میں بتایا گیا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کفار کے لئے ایک داعی کے طور پر ہیں اور کفار آپ کے لئے ریوڑ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ ان کو اپنی طرف بلاتے ہیں لیکن آپ کی دعا اور ندا بھی وہ سنتے ہیں مگر جانوروں کی طرح اس کی حقیقت کو نہیں سمجھتے گویا جانوروں کو بلانے والے کا سا حال ہمارے نبی کا ہوتا ہے کہ اس کی بات کو یہ لوگ سمجھتے نہیں۔ اس تشریح پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ کہ مشبّہ اور مشبّہ بہ کے کل اجزاء میں مطابقت ہونی ضروری ہوتی ہے مگر وہ یہاں موجود نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ تمثیل مرکب میں مشبہ اور مشبہ بہ کے تمام اجزاء میں مطابقت نہیں دیکھی جاتی بلکہ صرف اتنی بات دیکھی جاتی ہے کہ آیا ان سے کسی خاص بات میں مشابہت پائی جاتی ہے یا نہیں اور اگر ہو تو تشبیہ درست سمجھی جاتی ہے چنانچہ سیبویہ کا یہی قول ہے کہ مرکب تمثیل میں تمام اجزاء مشبہ کا مشبہ بہ کے اجزاء کے مطابق ہونا ضروری نہیں بلکہ اس کے صرف بعض اجزاء کی مطابقت ہی کافی سمجھی جاتی ہے۔

ان معنوں پر ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر کفار کی مثال بھیڑ بکریوں کی کی ہے تو بھیڑ بکریاں تو داعی کی آواز سنتی ہیں اور کفار بھی سنتے ہیں پھر ان کو صُمٌّ کیوں کہا گیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ صُمٌّ سے یہاں یہ مراد نہیں کہ وہ جسمانی طور پر بہرے ہیں۔ بلکہ یہ مراد ہے کہ ان کے کان حق بات سننے سے قاصر ہیں اور صُمٌّ بُکْمٌ اور عُمْیٌ کا لفظ اس مفہوم کی وضاحت کرتا ہے کیونکہ جس طرح بُکْمٌ کے یہ معنے ہیں کہ وہ حق بات کو دیکھ کر کہہ نہیں سکتے اور عُمْیٌ کے یہ معنے ہیں کہ وہ حق بات کو دیکھ نہیں سکتے۔ اسی طرح صُمٌّ سے مراد یہ ہے کہ وہ حق بات سن نہیں سکتے گویا وہ آواز تو سنتے ہیں لیکن اس کی حقیقت نہیں سمجھتے اور نہ اس کے مطابق اپنے اندر تغیر پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں پس جہاں سننے کا ذکر ہے وہاں یہ مراد ہے کہ وہ صرف الفاظ سنتے ہیں اور جہاں نہ سننے کا ذکر ہے وہاں حقیقت کا سننا مراد ہے اور حقیقت کے سمجھنے کی نفی سے دعا اور ندا کے سننے کی نفی نہیں ہو سکتی۔ اور یا پھر صُمٌّ سے ایسے لوگ مراد ہیں جن سے کسی فائدہ کی امید نہ کی جاتی ہو کیونکہ یہ معنے بھی لغتاً ثابت ہیں۔ چنانچہ اقرب الموارد جو لغت کی مشہور کتاب ہے اس میں لکھا ہے اَلْاَصَمُّ اَيْضًا اَلرَّجُلُ لَا يُطْمَعُ فِيْهِ۔ یعنی ایسے کو بھی اصم کہتے ہیں جس سے کسی بھلائی کی امید نہ کی جا سکے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ صفحہ ۳۳۴، ۳۳۵)

حفاظ جماعت احمدیہ کی توجہ کے لئے

نظارت اصلاح و ارشاد کے انتظام کے ماتحت عنقریب حافظ کلاسز کا اجراء ہونے والا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال مجلس مشاورت کے موقع پر جماعتوں کو حافظ کلاسز کے اجراء کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کئی جماعتوں کی طرف سے نظارت ہذا میں حافظ کلاس کھولنے کے لئے درخواستیں آ چکی ہیں جو حافظ صاحبان نظارت ہذا کے انتظام کے ماتحت معلم لگنا چاہیں۔ وہ جلد سے جلد مقامی جماعت کی تصدیق کے ساتھ درخواست بھجوائیں معلمین کو ان کے مناسب حال الاؤنس دیا جائے گا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

نمائندگان مجلس مشاورت

نمائندگان مجلس مشاورت نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے جلسہ سالانہ پر "نصرت جہاں آگے بڑھو" کی سکیم کے متعلق مفصل تفصیلات سن لی ہیں۔ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے فرشتے معجزانہ رنگ میں اس سکیم کو جلد از جلد پروان چڑھا رہے ہیں اور آپ کے لئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی سرزمین کے لوگوں کی خدمت کے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔

ڈاکٹروں کی اب نئی تقرریاں ہونے والی ہیں اس لئے احمدی ڈاکٹر صاحبان اپنی خدمات جلد از جلد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش فرمادیں۔ اور اپنے کوائف سے خاکسار کو اطلاع دیں۔

نوٹ:- جملہ نمائندگان اپنے حلقہ کے ڈاکٹروں کے اسماء سے ہمیں اطلاع دیں اور ان کو اس نیک کام میں شمولیت کی تحریک بھی کریں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

درخواست دعا

۱- میری والدہ محترمہ ۲۴/۴ بروز ہفتہ بوقت ۳ بجے لائل پور سے شیخوپورہ آتے ہوئے مانانوالہ کے قریب بس کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئیں۔ ایکسرے رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ پسلیوں میں تین جگہ FRACTURE ہے دائیں بازو کے شانے پر سے گوشت پھٹ گیا ہے۔ وہ اس وقت ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب سرجن شیخوپورہ کے زیر علاج ہیں۔ اس کے علاوہ میرے چھوٹے بھائی ملک مبشر احمد کے ہاتھ پر بھی چوٹ آئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ محترمہ اور دیگر زخمی افراد کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کے آفات و مصائب سے اپنے خاص فضل و رحم کے ساتھ محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

(ملک لطیف احمد سرور ایم اے بی ایڈ گورنمنٹ ہائی سکول شیخوپورہ)

۲- خاکسار ساڑھے تین ماہ ٹائیفائڈ بخار میں مبتلا رہا ہے گو اب بخار تو اتر گیا ہے لیکن کمزوری کا حال بہت زیادہ ہے جو باعث تشویش ہے۔ علاج جاری ہے میں جملہ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت خاکسار کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(مظفر احمد قریشی ابن محترم قمر احمد قریشی صاحب ۹۶/۲ ماڈل ٹاؤن لاہور)

ملک اعجاز احمد صاحب آف دوالمیال کی وفات

میرے چھوٹے بھائی ملک اعجاز احمد صاحب ابن میجر حبیب اللہ صاحب آف دوالمیال ۲۶/۴ کو [illegible] بس کے حادثہ میں وفات پا گئے [illegible] راجعون۔ مرحوم بہت ملنسار [illegible] چڑھ کر حصہ لیتے تھے مرحوم نے اپنے [illegible] کے علاوہ ایک بیوہ ایک لڑکا [illegible] احباب جماعت سے درخواست [illegible] کہ مولیٰ کریم بوڑھے والدین اور دیگر رشتہ داروں کو صبر کی توفیق دے اور مرحوم بھائی کے درجات بلند فرمائے آمین۔

(ملک ممتاز احمد آف دوالمیال ضلع جہلم)